تبصرے

ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی از جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب ایم۔اے۔
ایک ایک جھلک :- تقطیع کلاں ضخامت ۵۰۶ صفحات، کتابت وطباعت اعلیٰ
قیمت ۔۔ روپیہ۔ پتہ :- دارالمصنفین اعظم گڈھ (یوپی)

انگریزوں نے اپنے عہدِ حکومت میں ہندو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے ہندوستان کے اسلامی عہد کی تاریخ کو مسخ کرکے پیش کرنے کی کوشش کی تھی تو کی ہی تھی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آزادی ملنے کے بعد بھی ہندو مورخین کا ایک طبقہ ایسا ہے جو انگریزی عہدِ حکومت کی اس وراثت کا حامل بنا ہوا ہے اور اس کے اسلامی عہد کی تاریخ سے مورخانہ انصاف اور غیر جانبداری کا برتاؤ نہیں کر رہا ہے۔ یہ طریقۂ عمل و فکر جس طرح علمی بددیانتی ہے۔ خود ملک کے ساتھ دشمنی کے مرادف ہے۔ اس بنا پر شدید ضرورت تھی کہ مسلمان بادشاہوں کے روشن و تابناک کارناموں کو مورخانہ ایمانداری اور سنجیدگی کے ساتھ منظرِ عام پر لایا جاتا تاکہ یہ واضح ہوتا کہ مسلمانوں نے اپنے عہدِ حکومت میں اس ملک کی سیاسی، سماجی، تہذیبی خدمات کس درجہ بلند اور اعلیٰ قسم کی انجام دی ہیں۔ اور اس ملک کو ترقی دینے میں ان کا کتنا گرانقدر حصہ ہے۔ جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب اس ضرورت کی تکمیل اس صورت میں بھی کرسکتے تھے کہ خود تین چار جلدوں میں ایک تاریخ مرتب کر ڈالتے لیکن ملک کے موجودہ حالات میں اس سے کہیں زیادہ موثر اور دور رس یہ صورت تھی کہ خود نامور ہندو مورخین نے مسلمان فرمانرواؤں کے زریں کارناموں کا اپنی تاریخوں میں جو اعتراف جا بجا کیا ہے ان کو جوں کا توں یکجا کرکے شائع کردیا جاتا۔ چنانچہ لائق مرتب نے اس کتاب میں یہی دوسری صورت اختیار کی ہے اور ہندوستان میں عربوں اور غزنویوں کی آمد سے لیکر تیموری عہد کے آغاز تک کی داستان مستند ایرانی در یورپ دیگراں کے طور پر انہیں مورخوں کی زبان سے سنائی ہے جنہیں

دو کو چھوڑ کر باقی سب ہندو ہیں یہ داستان اس قدر جامع ہے کہ ان میں مسلمان فرمانرواؤں کی داشتن حسنِ نظم ونسق۔ فراخ حوصلگی وعالی ظرفی۔ رواداری۔ علم پروری۔ ادب نوازی جمالیاتی اشتن صلاحیتِ حکمرانی ان سب پر روشنی پڑ گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام تاریخیں انگریزی میں ہیں۔ ان سب کو اور پھر اپنے موضوعِ بحث کے مطابق انتخاب کرکے اُن کو اردو میں منتقل کرنا آسان کام نہیں تھا۔ لیکن مرتب جو مورخ اور ادیب ہونے کے ساتھ تصنیف وتالیف کا پختہ اور شگفتہ سلیقہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے کارِ مشکل کو اس خوبی سے انجام دیا ہے کہ تالیف میں تصنیف اور ترجمہ میں اصل کا مطلب آگیا ہے۔ مگر بہر حال یہ ہے دوسروں کے ہی خیالات کا چربہ۔ اور اُس کو من وعن پیش کیا گیا ہے اس لئے خیالات میں کہیں کہیں بھی ہے۔ عبارتوں میں ناہمواری اور کہیں کہیں بے ربطی اور تشنگی بھی ہے اور لائق مرتب نے اپنے فاضلانہ حو سے اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں ڈاکٹر سید محمود کا مقدمہ بھی کافی بصیرت افروز اور مفید ہے۔ کتاب اس لائق ہے کہ تاریخ کے طلبا کے علاوہ عام اردو خواں ہندو مسلمان بھی اس کا مطا

نور المصابیح حصہ اول | از:۔ مولانا محمد منیر الدین صاحب تقطیع کلاں۔ ضخامت ۳۱۱ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت للعہ۔ پتہ: مکتبہ نقشبندیہ $\frac{۱۲۰۵}{۴۲۴}$ حسینی علم بارگاہ گلی حیدرآباد دکن ــ ۲

برہان کے انہیں صفحات میں مولانا ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب نقشبندی وقادری حنفی کی گرانمایہ تالیف زجاجۃ المصابیح کی مختلف جلدوں کا تذکرہ آچکا ہے جن میں مولانا موصوف نے حدیث کی مشہور اور متداول کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے طرز پر اور اسی کے ابواب کی ترتیب کے مطابق اُن مستند احادیث نبوی کو یکجا کردیا ہے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد قائم ہے اور جن کے مطالعہ سے یہ ثابت ہو ہے کہ امام اعظمؒ کا ہر قول اور ہر رائے کسی حدیث یا کسی صحابی یا کسی تابعی کے قول سے ماخوذ ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی کتاب کی جلد اول کا ترجمہ ہے۔ اس حصہ میں کتاب الایمان۔ کتاب العلم۔ کتاب الطہارۃ تین بڑے عنوانات ہیں اور ہر عنوان کے نیچے کثرت سے مختلف ابواب ہیں۔ ترجمہ شگفتہ وسلیس ورواں ہے۔ جو اردو خواں عربی نہیں جانتے مگر حدیث کا ذوق رکھتے ہیں اُن کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔